International Research Journal of Arabic and Islamic Studies, Vol.:04, Issue: 02, July-Sep 2024
pp: 68- 82

OPEN ACCESS
IRJAIS
ISSN (Online): 2789-4010
ISSN (Print): 2789-4002
www. irjais.com

اسلام میں محفوظ نکاح: صحت مند معاشرت کے قیام کے لیے اصول اور تدابیر

Safeguarding Marriage in Islam: Sharia Principles and Measures for Establishing a Healthy Society

Dr. Muhammad Akram Rana
Dean Faculty of Islamic studies and Sharia, Minhaj Univeristy Lahore, makramrana.minhaj@gmail.com
Huzaifa Shabbir
Research assistant, City News Network (CNN) Lahore, E-mail: huzaifashabbir172@gmial.com
Farhat Khan
M.phil in Islamic studies, Minhaj University Lahore

Abstract

Islamic teachings emphasize the importance of marriage as a means to ensure the continuity of humanity and create a harmonious society. A key aspect of this is promoting “Safe Marriage”, which includes conducting medical examinations for prospective couples to prevent hereditary and contagious diseases. This practice helps safeguard the health and well-being of both partners and their future generations. The study uses a qualitative research methodology, including a review of Islamic text and teachings, to explore guidelines on safe marriage, the effects of such diseases on individuals and society, and the importance of preventive measures. It also highlights the significance of understanding and avoiding sexually transmitted diseases, such as HIV/AIDS and syphilis, which can have severe implications. Pre-marital tests are recommended to ensure a healthy, disease-free life, aligning with Islam’s goal of establishing a prosperous and protected society.

Keywords: Safe Marriage, Islam, Pre-maritical tests, Diseases

تعارف موضوع

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اور تمام شعبہ ہائے زندگی سے متعلق مکمل راہنمائی فراہم کرتا ہے، یہی وجہ ہے کہ اسلام ایک ایسے معاشرے کے قیام کا خواہاں ہے جو امن وسکون سے بھرپور ہو اور مثالی بھی کہلائے۔ جس میں انسان اپنی نفسانی خواہشات کو جائز طریقے سے پورا کرکے ایک صحت مند اور خوشحال زندگی بسر کرسکے۔ لہذا اس مقصد کے حصول کے لئے دینِ اسلام نے مرد وعورت کو نکاح کی ترغیب دی تاکہ وہ وہ اپنی جنسی لذات کی تسکین کے ساتھ ساتھ اولاد جیسی نعمت بھی حاصل کرے اور اُسکی بہترین تربیت کرکے مثالی معاشرہ بنانے میں اہم کردار ادا کرے۔ یہاں یہ امر واضح رہے کہ دنیا میں کچھ امراض ایسے بھی ہیں جو انسان کے اندر اپنا وجود تو رکھتے ہیں مگر ان کا ظہور وقت گزرنے کے بعد ہوتا ہے اور اگر

CC BY

ان کی تشخیص اور علاج وقت پر نہ کروائی جائے تو یہ ایک فرد سے دوسرے میں منتقل ہو کر پورے معاشرے کو اپنی لپیٹ میں لے لیتے ہیں اور مہلک صورت اختیار کر لیتے ہیں۔ لہٰذا صحت مند و توانا معاشرہ کی بقاء کا انحصار اس امر میں پوشیدہ ہے کہ قبل از نکاح انسان خود کو ان مہلک امراض سے محفوظ رکھنے کی تدابیر اختیار کرے تاکہ نئی زندگی کا آغاز ایک خوشگوار ماحول سے ہو اور اس میں پروان چڑھنے والی نسل نو معاشرے کے لیے سود مند ثابت ہو۔ چنانچہ آئندہ سطور میں ''محفوظ نکاح'' سے متعلق اسلام کے تصور کو واضح کیا جائے گا:

نکاح کا معنی و مفہوم

نکاح کا لغوی معنی ہے کہ:

۱۔ھو عقد یرد علی ملك المتعة قصداً([1])

"نکاح ایسے عقد کو کہتے ہیں جو قصداً ملک متعہ یعنی نفع اٹھانے پر وارد ہوتا ہے۔"

۲۔ نکاح کا معنی کسی دو چیزوں کو ملا دینا اور جمع کرنا۔

نکاح سے مراد یہ ہے کہ:

نکاح ایک ایسے معاہدے کا نام ہے جو دو مسلمان مرد و عورت جائز طریقے سے اپنی جنسی خواہش کی تکمیل اور عصمت و عزت کی حفاظت کے لیے کرتے ہیں۔([2])

لہٰذا نکاح کا مفہوم واضح ہوتا ہے کہ نکاح ایک ایسا راستہ، معاہدہ اور طریقہ ہے جس کے ذریعے انسان اپنی جسمانی خواہشات کے حصول کے ساتھ ساتھ اپنی عزت و حرمت اور مستقبل کی حفاظت کرتا ہے یعنی ایک ایسی نسل کی بنیاد رکھتا ہے جو معاشرہ میں اس کی عزت و عصمت کا باعث قرار پاتی ہے اور اس کو راحت و سکون مہیا کرتی ہے۔

مقاصد نکاح

اسلامی تعلیمات کے مطالعہ سے یہ امر واضح ہوتا ہے کہ دین اسلام نے نکاح میں چار بنیادی مقاصد پوشیدہ رکھے ہیں جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:

1. تحفظِ اخلاق([3])
2. حصولِ سکون و راحت([4])
3. نسل انسانی کو پھیلانے کا ذریعہ([5])
4. باہم مدد و معاونت([6])

اسلام میں نکاح کا تصور

اسلام میں مرد و عورت کے درمیان رشتۂ نکاح کو عبادت قرار دیا گیا ہے، مرد و عورت کے اس تعلق کو ایک دوسرے کے لیے باعث راحت و سکون بنایا ہے بشرطیکہ نیت اچھی ہو، رحمت کونین ﷺ کی سنتِ مطہرہ کی پیروی کرنا مقصود ہو۔ قرآن پاک کی آیات مقدسہ میں نکاح کے تصور اور مقاصد کو نہایت واضح انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے:

وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُم مِّنْ أَنفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُم مَّوَدَّةً وَرَحْمَةً إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ[7]

"اور یہ (بھی) اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس نے تمہارے لئے تمہاری ہی جنس سے جوڑے پیدا کئے تاکہ تم ان کی طرف سکون پاؤ اور اس نے تمہارے درمیان محبت اور رحمت پیدا کر دی، بیشک اس (نظامِ تخلیق) میں ان لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں جو غور و فکر کرتے ہیں"

یہی وجہ ہے کہ اللہ رب العزت نے نکاح کا حکم فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:

فَانكِحُوا مَا طَابَ لَكُم مِّنَ النِّسَاءِ[8]

"پس عورتوں میں جو تمہیں پسند آئیں ان سے نکاح کرلو"

دوسری جگہ ارشاد فرمایا:

وَأَنكِحُوا الْأَيَامَىٰ مِنكُمْ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ إِن يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ[9]

اور تم اپنے مردوں اور عورتوں میں سے ان کا نکاح کر دیا کرو جو (عمرِ نکاح کے باوجود) بغیر ازدواجی زندگی کے (رہ رہے) ہوں اور اپنے باصلاحیت غلاموں اور باندیوں کا بھی (نکاح کر دیا کرو)، اگر وہ محتاج ہوں گے (تو) اللہ اپنے فضل سے انہیں غنی کر دے گا، اور اللہ بڑی وسعت والا بڑے علم والا ہے

مذکورہ آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالی نے بنی نوع انسان کو نکاح کا حکم فرمایا اور اس میں پوشیدہ حکمتیں بھی بیان فرمائیں کہ انسان کو سکون میسر آئے اور بنی نوع انسان کا تسلسل برقرار رہ سکے۔

آیاتِ قرآنی کے علاوہ احادیث مبارکہ میں بھی رسول اللہ ﷺ نے نکاح کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے نوجوانانِ اسلامیہ کو نکاح کی ترغیت دیتے ہوئے فرمایا:

یا معشر الشباب من استطاع منکم الباءۃ فلیتزوج فانہ اغض للبصر و احصن للفرج[10]

"اے جوانو! تم میں سے جو گھر بسانے کی طاقت رکھتا ہے۔ وہ نکاح کرے کیونکہ یہ نظر کو جھکاتا ہے اور شرم گاہ کو محفوظ رکھتا ہے"

اسی طرح نکاح کو حضور ﷺ نے اپنی سنت قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

النکاح من سنتی فمن رغب عن سنتی فلیس منی ([11])

"نکاح میری سنت ہے پس جو میری سنت سے اعراض کرے وہ میرے طریقے پر نہیں۔"

مزید حضور اکرم ﷺ نے نکاح کو خود سے محبت کا ذریعہ قرار دیا اور فرمایا:

من احب افطرتی فلیستن بسنتیوان من سنتی النکاح ([12])

"جو مجھ سے محبت کرتا ہے اسے میری سنت پر عمل کرنا چاہیے۔ بیشک نکاح کرنا میری سنت ہے۔"

اللہ تعالی نے انسان کے اندر جنسی خواہشات کو پیدا فرمایا جن کے حصول کے لیے حضور اکرم ﷺ نے انسانیت کو نکاح (جائز راستہ) کی ترغیب فرمائی تاکہ انسان ایسے افعال مثلاً زنا (جو کہ متعدد مہلک امراض کا سبب ٹھہراتا ہے) سے باز رہتے ہوئے ایک صحت معاشرہ کی بنیاد رکھ سکے۔

مذکورہ بالا ارشادات گرامی کے تحت اسلام نے انسان کو دکھوں، غموں اور پریشانیوں سے محفوظ رکھنے اور قلبی و جسمانی راحت و سکون کے لیے نکاح کا حکم دیا ہے اور باہمی معاملات یا میاں بیوی کے درمیاں پیدا ہونے والی چپکلش کو دور کرنے کے لیے مشاورت کی ترغیب دی۔ لیکن یہ امر ذہن نشین رہے کہ نکاح سے اسلام نے میاں بیوی کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے باندھ نہیں دیا بلکہ اگر ہر ممکن کوشش کے باوجود بھی نباہ نہیں ہو پا رہا تو اسلام نے طلاق کے ذریعے احسن طریقے سے ایک دوسرے کو جدا ہو جانے کا حکم دیا ہے۔ قرآن حکیم میں ارشاد باری تعالی ہے:

الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ ([13])

"طلاق (صرف) دو بار (تک) ہے، پھر یا تو (بیوی کو) اچھے طریقے سے (زوجیت میں) روک لینا ہے یا بھلائی کے ساتھ چھوڑ دینا ہے"

حضرت ابن عمرؓ سے مروی حدیث مبارکہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اذا اراد الرجل ان یطلق امراتہ للسنة ترکھا حتی تحیض و تطھر من حیضتھا. ثم یطلقھا تطلیقة من غیر جماع، ثم یترکھا حتی

تنقضي عدتها، وان شاء طلقها ثلاثا عند كل طهر تطليقة حتى

يطلقها ثلاثا.(14)

"جب کوئی شخص اپنی بیوی کو سنت طریقہ کے مطابق طلاق دینے کا ارادہ کرے تو اسے حیض آنے تک چھوڑ دے جب حیض سے پاک ہو تو (اس طہر میں) جماع کیے بغیر اسے ایک طلاق دے پھر اسے (اسی حالت میں) چھوڑے حتی کہ اس کی عدت پوری ہو جائے اور اگر تین طلاقیں دینا چاہے تو ہر طہر میں ایک طلاق دے حتی کہ تین طلاقیں دے دے۔"

مذکورہ گفتگو سے یہ امر واضح ہوتا ہے کہ اسلام نے نکاح کو مرد و عورت کے لیے باعث راحت اور سکون کا ایک ذریعہ قرار دیا ہے۔ جس سے وہ اپنے غموں، دکھوں کے اظہار کے ساتھ ساتھ اپنی نفسانی خواہشات کو ایک دوسرے سے ایک جائز طریقے سے پورا کر سکیں اور اسکے بر عکس اگر ابتداء ہی سے مہلک، متعدی اور مضر صحت امراض کا سد باب نہ کیا جائے تو وہ امراض فرد کے ساتھ ساتھ آئندہ نسل کو بھی اپنا شکار بنا سکتی ہیں جس سے زندگی مصائب و آلام کا ایک گڑھ بن جائے گی اور اگر ایسا معاملہ پیش آجائے کہ جس کی وجہ سے ان کا آپس میں نباہ نہیں ہو پارہا یا کوئی ایسی متعدی بیماری لاحق ہو جائے اور دوسرے فرد کی جان کو خطرہ لاحق ہے تو طلاق کے ذریعے احسن انداز میں ایک دوسرے سے جدا ہو کر ایک اچھی زندگی گزار سکتے ہیں۔

اسلام میں محفوظ نکاح: صحت مند معاشرت کے قیام کے لیے اصول اور تدابیر

اللہ تعالی نے انسان کو زمین کی خلافت اور اس کی آبادکاری کے لیے پیدا کیا ہے اور اس مقصد کی تکمیل اسی صورت ممکن ہے جب انسان کی نسل باقی رہے اور اسی طرح زندگی بسر کرے کہ زراعت، صنعت، تعمیر اور آبادکاری کے امور انسان ہی کے ہاتھ سے ہونے ہیں جو کہ ایک خوشگوار اور صحت مند معاشرے ہی کے ذریعے ممکن ہے لیکن صحت مند معاشرہ تب ہی وجود میں آئے گا جب نکاح سے قبل طبی مسائل سے آگاہی اور مہلک و خطرناک بیماریوں کے خاتمہ (یعنی میڈیکل ٹیسٹ) کو یقینی بنایا جائے گا۔ مزید براں حق باری تعالی کو اچھے طریقے سے ادا کرتا رہے۔ انسان کے اندر نفسانی خواہشات و محرکات کے پیدا کیے جانے کا سبب بھی اسی مقصد کی تکمیل ہے۔ نکاح نسل انسانی کی بقاء کا ذریعہ ہے اور فطرتی طور پر انسان اس کا طالب بھی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے انسانوں کو خواہشات نفس کی تکمیل، دکھ اور غم میں سہارا اور نسل انسانی کی افزائش کے لیے نکاح کا حکم دیا۔(15) لیکن یہ امر واضح رہے کہ اسلام نے نکاح کا جو تصور دیا اس کا مقصود ایک ایسی زندگی بسر کرنا ہے کہ جس میں میاں بیوی اور ان کی اولاد ایک خوشگوار ماحول میں ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ اس نے بیماری کے وقوع

پذیر ہونے سے قبل ہی حفظان صحت کے اصولوں سے بنی نوع انسان کو متعارف کروایا ہے اور ایک صحت مند معاشرہ کے قیام کی ترغیت دی ہے۔کیونکہ اللہ تعالی اور اس کے محبوب ﷺ ایک صحت مند اور توانا مومن کوزیادہ پسند فرماتے۔ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

والصحة لمن اتقی خیر من الغنی، و طیب النفس من النعیم(16)

"اور اچھی صحت ایک ایسے شخص جو پرہیز گار ہے دنیوی آسائشوں سے بہتر ہے اور خوش وخرم رہنا بھی ایک نعمت ہے۔"

اسی طرح ایک اور حدیث مبارکہ میں ارشاد فرمایا:

من احب ان یکثر اللہ خیر بیتہ، فلیتوضا اذا حضر غداؤہ و اذا رفع(17)

"جو کوئی چاہتا ہے کہ اللہ تعا اس کے گھر بار کو برکتوں سے نوازے اسے چاہیے کہ جب اسے کھانا پیش کیا جائے تو پہلے وضو کرلے اور جب کھانا ختم کرلے تب بھی (یعنی کھانے سے قبل ہاتھ دھولے)۔"

کھانے سے قبل ہی ہاتھ دھونے (علاج و احتیاط) میں یہ حکمت پوشیدہ ہے کہ بعض سارادن انسان مختلف امور میں مگن رہتا ہے جس کی وجہ سے اس کے ہاتھوں پر دکھائی نہ دینے والے جراثیم لگ جاتے ہیں، جو خوراک کے ساتھ انسانی جسم میں داخل ہو کر مہلک امراض کا ذریعہ بنے گے۔اسی لئے بیماری کے پھیلاؤ سے قبل ہی اسلام نے اس کے علاج کا حکم فرمایا ہے۔ محفوظ نکاح وہی ہے جو بیماریوں سے پاک ہے اور ایک ایسا نکاح کہ جس میں آئندہ آنے والی زندگی خوشگوار نہ ہو اور بے شمار مسائل، پریشانیوں کا باعث بنے تو وہ محفوظ نکاح نہیں سمجھا جائے گا۔لہٰذا اب ہم محفوظ نکاح اور غیر محفوظ نکاح کے تصور کو واضح کرتے ہیں:

- **محفوظ نکاح**

اس سے مراد ایک ایسا نکاح جو شرعی اصولوں کے مطابق ہونے کے ساتھ ساتھ آئندہ زندگی کو بہترین، خوشگوار اور باعثِ راحت بنانے کے لیے میاں بیوی خود کا مہلک اور خطرناک بیماریوں (جیسے موروثی بیماریاں وغیرہ) سے محفوظ رکھنے کے لیے نکاح سے قبل میڈیکل ٹیسٹ کروانا۔تو ایسا نکاح محفوظ تصور کیا جائے گا۔

Healthy and Save marriage is defined as a state of compromise and unity between the spouses with regard to the physical, mental, sexual, and legal elements of

health, with the goal of creating a stable family and having healthy children.([18])

- **غیر محفوظ نکاح**

اس سے مراد ایک ایسا نکاح جو شرعی اصولوں کے مطابق تو ہو لیکن اس میں میاں بیوی کی آئندہ آنے والی زندگی خطرناک اور مہلک بیماریوں کی نظر ہو جائے اور ان کی آنے والی نسلیں بھی ان کا شکار ہو جائیں تو یہ غیر محفوظ نکاح قرار پائے گا۔

Unhealthy and Unsave marriage is defined as the future life of the husband and wife will be exposed to dangerous and fatal diseases and their future generations will also become victims of them.([19])

موروثی خطرنات اور مہلک امراض

فی زمانہ ایسے مہلک امراض بھی موجود ہیں جو متعدی ہوتے ہیں اور غالب گمان یہی ہے کہ اگر لڑکے یا لڑکی میں سے کسی ایک میں ایسی متعدی مرض کے جراثیم تشخیص ہو جائیں تو بعد از نکاح باہمی ملاپ کے ذریعے ایک دوسرے میں منتقل ہو جاتے ہیں اور آئندہ آنے والی نسلوں بھی اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ پاتیں۔ ایسے چند امراض ذیل میں ذکر کیے جاتے ہیں:

HIV اور ایڈز

HIV مخفف ہے Human immune Defeney Virus کا۔ اس کا مطلب ہے کہ ایسا وائرس جو انسان کے دفاعی نظام کو تباہ کر دے اور انسان انفیکشن اور امراض کے خلاف دفاع نہ کر سکے۔ HIV (Human immune Defeney Virus) وائرس مخصوص طریقوں سے ایک شخص سے دوسرے شخص کو لگ جاتا ہے اور اس کے حفاظتی اور دفاعی نظام کو بے کار کر کے رکھ دیتا ہے۔ HIV کا وائرس ہی ایڈز پھیلانے کا باعث بنتا ہے۔

ایڈز کا معنی ہے ایسا مرض لگنا جس میں جسمانی علامات ایسی ہوں کہ انسان کا دفاعی نظام امراض کے خلاف نہ لڑ سکے۔ جب کوئی انسان ایڈز (AIDS) سے متاثر ہوتا ہے تو کہتے ہیں کہ اسے ایڈز ہو گئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایڈز کو مرض کے بجائے علامت مرض قرار دیا جاتا ہے۔ لوگ ایڈز سے نہیں مرتے بلکہ وائرس ان کو اس قدر کمزور کر دیتا ہے کہ وہ بیماری کے خلاف مدافعت نہیں کر سکتے۔ ایڈز کے پھیلنے میں جہاں دیگر عوامل از قسم تبادلہ خون، متاثرہ سرنج کا استعمال اور پیدائش وغیرہ کارفرما ہوتے ہیں۔ وہاں ناجائز جنسی تعلقات انتہائی اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ ان ناجائز جنسی تعلقات میں زنا، دخول مقعد اور اورل سیکس شامل ہیں([20])۔ یہ مرض وراثت میں منتقل ہو کر ایک دوسرے کو لگ جاتا ہے جس کی وجہ سے جس سے بھی مریض تعلق جوڑے گا وہ اس مرض کا شکار ہو جائے گا۔ خواہ مرد ہو یا عورت۔ یہ مرض کبھی ماں سے بچے میں منتقل ہو جاتا ہے حمل کے دوران یا ولادت کے وقت یا ولادت کے بعد۔ اس مرض کی انتہا موت پر ہوتی ہے۔([21])

آتشک

یہ مرض انتہائی خطرنات ہے۔ جو جنسی بے قاعدگیوں کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ اس مرض کے چند مرحلے ہوتے ہیں۔ یہ مرض دوسرے مرحلے میں جسم میں پھیل جاتا ہے اور جلد پر پھنسیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ جس میں پیپ پیدا ہو کر زخموں کی نوبت آجاتی ہے بعد ازاں منتقل ہو کر جگر تک پہنچ جاتا ہے جس سے جسم میں سوجن اور سرطان کی بھی شکایت ہو جاتی ہے، رعشہ بھی ہو جاتا ہے۔ کبھی کبھی اس کا اثر پھیپھڑوں اور دل تک پہنچ جاتا ہے اور آخر کار مریض کی موت واقع ہو جاتی ہے۔ (22)

آتشک کو باد فرنگ یا پنجابی گرمی بھی کہتے ہیں جو متعدی مرض ہے۔ زوجین میں سے جو بھی اس مرض میں مبتلا ہو تو مباشرت کی وجہ سے یہ زہر دوسرے کو سرائیت کر جاتا ہے۔ جس کے بعد اس کے ساتھ ساتھ سارے گھرانے کی زندگی تباہ ہو جاتی ہے اور پھر اولاد بھی لولی لنگڑی پیدا ہو جاتی ہے۔

سوزاک

سوزاک ایک متعدی مرض ہے۔ اس مرض سے اگرچہ موت واقع نہیں ہوتی لیکن جنسی اعضاء میں بڑی خرابی آتی ہے۔ یہ مرض بھی حرام جگہ شہوت پوری کرنے کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔

PID

یہ مخفف ہے Pelvic Inflammatory Disease کا۔ جس کا معنی ہے پیڑو کی سوزن کا مرض۔ اکثر خواتین جو اس مرض کا شکار ہوتی ہیں وہ اس سے بے خبر رہتی ہیں کیونکہ اس کی علامات ظاہر نہیں ہوتیں۔ اس مرض میں خواتین ، بخار، متلی، قے، سردی، درد معدہ، جنسی تعلقات کے دوران درد اور ماہواری کے دوران شدید درد یا پیشان کے دوران درد میں مبتلا ہو سکتی ہیں۔ یہ مرض تب لاحق ہوتا ہے جب کوئی جنسی انفیکشن اندام نہانی سے قاذف نالیوں (Fallopian Tubes) رحم یا بیضہ دانیوں میں سرائیت کر جاتا ہے۔ قاذف نالیاں ہو جاتی ہیں چنانچہ جب عورت حاملہ ہونے کے لیے تیار ہوتی ہے۔ بار آور بیضہ رحم کی بجائے قاذف نالیوں میں نمو پانا شروع ہو جاتا ہے۔ اس سے جنین کی نشوونما متاثر ہوتی ہے اور حاملہ کی زندگی خطرے میں پڑ جاتی ہے۔ جس کی بنا پر آپریشن کی ضرورت پیش آتی ہے۔

شنکرائید (Chancroid)

یہ مرض سوزاک اور آتشک سے کہیں زیادہ نقصان دہ ہے۔ عام آدمی کو اس کے بارے میں معلومات نہیں ہوتیں اور اگر کوئی اس کا شکار ہو بھی جاتا ہے تو اسے پتہ نہیں چلتا کہ اسکے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔ اس کا حملہ آہستہ اور ہلکا ہوتا ہے لیکن یہ لگاتار اندر بڑھتا رہتا ہے اور اعضائے توالد و تناسل تک پہنچ جاتا ہے۔ یہ بیماری خاص کر آوارہ لڑکوں کے ساتھ ہم جنسی کرنے والوں کو ہی لگتی ہے۔ یہ جراثیم اندام نہانی کی جلد میں داخل ہو کر چھوٹے چھوٹے پیپ سے بھرے ہوئے ایک یا

زیادہ ملائم چھالے پیدا کر دیتے ہیں۔ یہ چھالے تیزی پھوٹتے رہتے ہیں اور تکلیف دہ پھوڑوں کی شکل میں زیریں حصے اور پوشیدہ اعضاء پر پھیل جاتے ہیں۔

ایل جی وی (LGV)

یہ لمفر و گرینولوماونیرم (Lymphro Granuluma Venereum) کا مخفف ہے۔ مباشرت کے ذریعے جس دن مریض اس کے جراثیم قبول کرتا ہے اس کے تقریباً تین ہفتے بعد عضو تناسل پر چھالے پیدا ہو جاتے ہیں۔ دو ہفتوں بعد رانوں کے جوڑ کے پاس انڈے کے برابر پھوڑا ظاہر ہوتا ہے اور یہیں سے مرض کی تکلیف کا آغاز ہو جاتا ہے۔ جلد ہی بیماری پھیل کر مقعد کو گھیر لیتی ہے اور مقعد کا راستہ بند ہو جاتا ہے۔ ایک اور تکلیف یہ ہوتی ہے کہ عضو تناسل اور مقعد کے درمیان کی جگہ پر درجنوں چھوٹے چھوٹے چھید بن جاتے ہیں جن سے ہر وقت پیپ بہتی رہتی ہے۔ اس بیماری کا ابھی تک کوئی خاص علاج ایجاد نہیں ہوا۔ ([23])

کینسر یا سرطان

یہ نہایت ہی مہلک بیماری ہے۔ صحیح تشخیص کے بعد عام طور پر مریض علاج نہ ہونے کی صورت میں سال دو سال سے زیادہ نہیں زندہ رہتا۔ کینسر میں جسم کے کسی حصے کے خلیات بے قابو ہو کر بڑھنے لگتے ہیں۔ جن کے نتیجے میں ایک رسولی ظاہر ہونے لگتی ہے۔ کچھ عرصہ بڑھنے کے بعد یہ رسولی درمیان میں سے گلنے لگتی ہے اور ایک زخم ظاہر ہو جاتا ہے۔ اس زخم کے کنارے موٹے ہوتے ہیں، سخت درد کرتے ہیں ذرا سا چھڑنے سے خون نکلتا ہے۔ کینسر والی جگہوں کے چاروں طرف لمف گلینڈ بڑھ جاتے ہیں اور سخت ہو جاتے ہیں اور کچھ عرصہ بعد وہاں بھی کینسر کے آثار ظاہر ہونے لگتے ہیں۔ کینسر کا سب سے بڑا خطرہ یہی ہوتا ہے کہ اس کا بیج پھیلاتا چلا جاتا ہے۔ کینسر کے خلیات اکھڑ کر خون اور لمف کی نالیوں کے ذریعے جس جگہ بھی پہنچتے ہیں ایک نیا کینسر شروع ہو جاتا ہے۔ کینسر تقریباً جسم کے ہر حصے میں ہوتا دیکھا گیا ہے مثلاً جلد کا کینسر، چھاتی کا کینسر، پھیپھڑوں کا کینسر، ہڈیوں کا کینسر، معدے کا کینسر، بڑی آنت کا کینسر، جگر کا کینسر، بچہ دانی کا کینسر اور خون کا کینسر جسے لیمفوما بھی کہتے ہیں۔ پان کثرت سے کھانے والوں کو مسوڑوں کا کینسر ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے چونے کی خراش ہوتی ہے۔ سگریٹ کثرت سے پینے والوں کو پھیپھڑوں کا کینسر اور شراب کثرت سے پینے والوں کو معدے کا کینسر ہو سکتا ہے۔ ان باتوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر کوئی مخرش شے لگاتار کسی خاص حصہ جسم پر اپنا اثر ڈالتی ہے تو اس مخصوص حصہ جسم میں کینسر ہو سکتا ہے۔ ([24])

تھیلیسیمیا(Thalassemia)

یہ ایک طرح کا موروثی مرض ہے جو والدین میں جینیاتی خرابی کے سبب اولاد میں منتقل ہوتا ہے۔اس کے نتیجے میں اولاد میں خون کی پیداوار کم ہوتی ہے اور جسمانی ضرورت کے مطابق خون کی پیداوار کم ہونے کے سبب بچے کی اوسط عمر کم ہوتی ہے۔

مہلک اور متعدی امراض کے اثرات

اگر نکاح کو محفوظ نہ بنایا جائے تو اس کے انسانی زندگی پر کیا اثرات مرتب ہوسکتے ہیں، اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ برمنگم میں بہت سے خاندان ایسے ہیں کہ جن کی اولاد نو عمری میں ہی وفات پاجاتی ہے یا پھر شدید قسم کے جینیاتی مرض کا شکار ہوجاتی ہے۔جبکہ پاکستان میں ۷۶ فیصد خاندان ایسے ہوتے ہیں کہ جس میں بعد از نکاح پیدا ہونے والی اولاد موروثی امراض سے لاحق ہوتی ہے۔(25)اسی طرح برطانوی باشندوں میں ایک سال میں تقریبا ۷۰۰ میں سے ۱۰۰ بچے موروثی امراض سے دوچار ہوتے ہیں۔(26)سعودی حکومت سے شائع شدہ میڈیکل رپورٹ کے مطابق عرب ممالک میں جینیاتی امراض کی شرح بہت تیز رفتاری سے بڑھ رہی ہے۔جو نہ صرف فرد واحد بلکہ پورے خاندانی نظام کو متاثر کررہی ہے۔(27)اس سبب سے نوزائیدہ بچوں میں بالغ ہونے کے بعد امراضِ قلب، ذہنی امراض، کینسر اور عضلاتی امراض کی شرح میں اضافہ ہورہاہے اور ان امراض کی پیدائش کے عوامل میں Consanguinity اور Recessive Genetic Disorders شامل ہیں۔(28)

ان امراض کے پھیلاؤ کا سبب والدین میں پوشیدہ جینز ہیں۔اگر میاں بیوی میں کسی طرح کے موروثی امراض کے اثرات پوشیدہ ہوں تو ان سے پیدا ہوئے والی نسل نو میں اس کے منتقل ہونے کا یقینا خدشہ رہتا ہے۔مثلا جیسے اگر والدین کی آنکھوں کا رنگ نیلا ہے تو ان کے جینز کے اثرات کے سبب ان کی اولاد کی آنکھیں بھی نیلی ہوں گی اور اگر والدین کی آنکھوں کا رنگ کالا ہو تو انکی اولاد کی آنکھوں کا رنگ بھی کالا ہوگا۔مزید یہ کہ اگر والدین یا دونوں میں سے کسی ایک کا قد چھوٹا ہے تو ان کے جینز کے اثرات کے سبب آئندہ نسل کے بھی اس مرض میں مبتلا ہونے کے امکانات موجود ہوتے ہیں۔

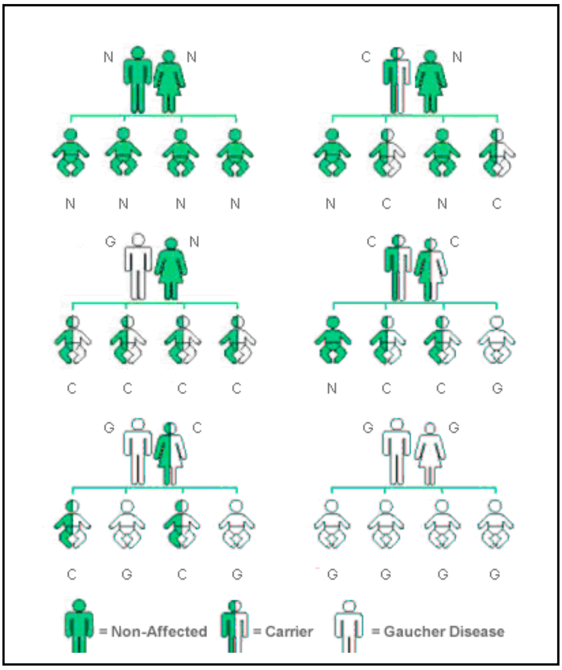

اگر دی گئی تصویر کو دیکھا جائے تو اس میں سبز رنگ کی اشکال یہ ظاہر کرتی ہیں کہ والدین صحت مند ہیں اور ان سے پیدا ہونے والی اولاد بھی صحت مند ہے۔ دوسرے جوڑے میں کسی ایک کا آدھا حصہ سفید نظر آرہا ہے۔ جس سے واضح ہوتا ہے کہ ان کے بچوں کے اندر بھی ان کے اثرات نمایاں ہیں۔ جو بچے نصف سفید اور نصف سبز نظر آرہے ہیں وہ بتاتے ہیں کہ ان میں والدین کے جینز تو موجود ہیں لیکن وہ ان پر اثر انداز نہیں ہو رہے لیکن ان میں یہ صلاحیت موجود ہے کہ وہ ان جینز کو آئندہ نسل میں منتقل کر سکتے ہیں۔ انہیں کیریئر کہتے ہیں۔ یعنی خود تو محفوظ ہوں لیکن آئندہ کو متاثر کرے۔ اب اگر ان کا ملاپ (نکاح) کسی ایسے فرد سے کیا جائے کہ جو خود بھی کیریئر ہے تو اس بیماری کے واضح ہونے کے امکانات بہت ہی زیادہ ہیں۔ جیسا کہ تصاویر میں دکھایا گیا ہے۔ ([29])

نکاح سے قبل میڈیکل ٹیسٹ کے عالمی قوانین

پری میڈیکل ٹیسٹ (نکاح سے قبل میڈیکل ٹیسٹ) کا تصور بیسویں صدی میں ابھرا۔ جس کی بنیادی وجہ مہلک و متعدی امراض کا مسلسل پھیلاؤ تھا۔ جس کے سبب بہت سے ممالک کو یہ انقلابی قدم اٹھانا پڑا۔ لہٰذا وہ ممالک جن میں نکاح سے قبل میڈیکل ٹیسٹ کروانا ضروری ہے، ان میں امریکہ، جرمنی، ہنگری، فرانس، دبئی، رومانیہ، سعودی عرب، عرب امارات، چائنہ، تائیوان، ایران، مصر وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ ان کے علاوہ بھی بہت سے ممالک ایسے ہیں جہاں نکاح سے قبل میڈیکل چیک اپ کروانا ضروری تصور کیا جاتا ہے۔

ایک بہترین اور خوشگوار زندگی گزارنے کے لیے ماہرین کے مطابق نکاح سے قبل یہ پانچ میڈیکل ٹیسٹ کروانے سے انسان آئندہ زندگی کی مشکلات (مہلک امراض) سے چھٹکارا پا سکتا ہے:

ایچ آئی وی/ایڈز ٹیسٹ (HIV/AIDS)، فرٹیلٹی ٹیسٹ (Fertility test)، ریس فیکٹر ٹیسٹ (Rhesus Factor)، کرونک میڈیکل کنڈیشنز ٹیسٹ (Chronic Medical Conditions)، ایس ٹی ڈی پینل ٹیسٹ (STD Panel) ([30])

نکاح سے قبل میڈیکل چیک اپ مہلک امراض کو ایک صنف سے دوسرے میں منتقلی سے روکنے کے لیے کارآمد ہے تاکہ آئندہ نسل ان مہلک امراض سے محفوظ رہ ہے اور خاندان کے ساتھ ساتھ ایک بہترین اور خوشحال معاشرہ وجود میں آئے۔

نکاح کو محفوظ بنانے کا حکم

نکاح دین اسلام کے عطا کردہ خاندانی نظام کی بنیاد ہے کہ جس پر پورے معاشرہ کی ترقی کا انحصار ہوتا ہے اور صحت مند معاشرہ تب ہی وجود میں آئے گا کہ جب افراد معاشرہ صحت مند ہوں اور وہ متعدی و مضر صحت امراض سے محفوظ ہوں اور نکاح کو محفوظ بنانے کے لیے نکاح سے قبل میڈیکل ٹیسٹ کا کروانا ضروری ہے تاکہ آئندہ نسل موروثی امراض سے محفوظ رہے۔ لیکن موذی یا موروثی امراض کے معلوم ہو جانے کے باوجود علاج و معالجہ کا اہتمام نہ کرنا خود، دوسرے فرد کو اور آئندہ آنے والے نسل کو ہلاکت میں ڈالنے جیسا ہے اس وجہ سے ایسی شادی کی بھی ممانعت ہے۔ کیونکہ دین اسلام تمام انسانوں کی فلاح و بہبود کے لیے انسانیت کو مشکلات سے نکال کر سہولت و آسانی مہیا کرنے والا دین ہے([31]) جس کی تعلیمات کے مطابق انسان اپنی اور دوسرے فریق کی زندگی کو خطرے میں نہیں ڈال سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کو دو چیزوں کے درمیان اختیار دیا جاتا تو آپ ﷺ ان دونوں میں سے آسان کو اختیار فرماتے (بشرط کہ اس میں گناہ نہ ہو)([32]) ابن خزیمہ کی روایت ہے کہ اللہ تعالی رخصت کو اسی طرح پسند فرماتا ہے جس طرح گناہ و معصیت کو ناپسند فرماتا ہے۔([33])

احادیث اور قواعد فقہیہ کے مطابعہ سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ جب بیماری متعدی ہو (جیسے موروثی یا جینیاتی امراض) اور ایک فرد سے دوسرے میں منتقل ہونے کا خدشہ ہو (نکاح، ملاقات یا کسی دوسری صورت میں) تو دوسرے صحت مند فرد اور نسل نو کو ان مہلک امراض سے محفوظ رکھنے کے لیے نکاح سے قبل میڈیکل ٹیسٹ کروا کر نکاح کو محفوظ کرنا واجب ہے۔

آپ ﷺ کا فرمان عالیشان ہے کہ:

لا یورد ممرض علی مصح([34])

"نہ لایا جائے، بیمار اوٹ تندرست اونٹ کے پاس"

مزید فرمایا:

لاضرر ولا ضرار([35])

"نہ نقصان پہنچاؤ، نہ اٹھاؤ"

اسی حدیث مبارکہ کی بنیاد پر فقہی قاعدہ ہے:

الضرر یزال[36]

"مشکل کو دور (ختم) کیا جائے گا"

الضرر الاشد یزال بالضرر الاخف[37]

"بڑے نقصان (مشکل) کو چھوٹے نقصان (مشکل) سے دفع (دور) کیا جائے گا۔

دفع المضرة مقدم علی جلب المنفعة (درء المفاسد اولیٰ من جلب المصالح)[38]

"مضرات کو دور کرنا حصول منفعت پر مقدم ہے (مضرات کا دفع کرنا منفعت کے حصول پر فوقیت رکھتا ہے)"

مذکورہ حدیث مبارکہ اور فقہی قواعد سے یہ امر واضح ہوتا ہے کہ نکاح سے قبل حفاظتی تدابیر اختیار کرتے ہوئے میڈیکل چیک اپ کروانا ضروری ہے کیونکہ اگر مرض مہلک اور متعدی ہوا تو فرد واحد کو نقصان پہنچانے کے ساتھ ساتھ دیگر افراد کے لیے مشکلات کا باعث قرار پائے گا جیسے ایڈز وغیرہ اور ایسے امور سے پرہیز کرنی چاہیے کہ جن سے نہ صرف اپنا بلکہ دوسرے افراد کا بھی نقصان ہوتا ہو۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے نہ صرف امراض، آفات اور بیماروں سے بچنے کی ترغیب دی بلکہ ان کے پاس جانے سے بھی ممانعت فرمائی۔

سید عالم ﷺ کا فرمان ہے کہ:

إذا سمعتم بالطاعون بارض فلا تدخلوها، وإذا وقع بارض وانتم بها فلا تخرجوا منه[39]

"جب کسی ایسے علاقے کے متعلق سنو کہ وہاں پر طاعون کی وبا پھیل گئی ہے تو اس طرف مت جاؤ اور اگر ایسے علاقے کہ جہاں تم رہتے ہو وہاں طاعون کا مرض پھیل گیا ہے تو وہاں سے باہر مت جاؤ۔"

خلاصہ بحث

مذکورہ بالا سطور سے یہ امر واضح ہوتا ہے کہ میاں بیوی اور آئندہ نسل کو مضرِ صحت جسمانی وذہنی امراض سے محفوظ رکھنے اور ایک روشن مستقبل کی بنیاد رکھنے کیلئے قبل از نکاح (شریعت اسلامی کی تعلیمات کے مطابق) میاں بیوی دونوں عادات و

اطوار، خاندان، رسم ورواج اور جسمانی صحت کی جانچ پڑتال کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں کیونکہ صحت مند دماغ صحت مند جسم میں ہی ہوتا ہے۔ لہذا اگر نکاح کرنے سے پہلے دونوں افراد کا مکمل میڈیکل ٹیسٹ کروالیا جائے تو آئندہ آنے والے مسائل سے بھی بچا جاسکتا ہے۔ جن میں بے اولادی، ذہنی انتشار، گھریلو جھگڑے اور طلاق و خلع سر فہرست ہیں۔ اگر ہم قرآن وسنت کے فرامین میں سمجھ بوجھ پیدا کریں اور شریعت کے قوانین کو اسلامی ممالک میں صحیح طریقے سے نافذ کریں۔ مثال کے طور پر نکاح نامہ کی شرائط میں اس شرط کو بھی شامل کر لیا جائے اور باقی شرائط کے ساتھ ساتھ اس پر بھی سختی سے عمل درآمد کیا جائے تو طلاق کی شرح میں کافی حد تک کمی واقع ہو سکتی ہے۔ مزید بر آں نئی نسل میں بے چینی، بے آوارگی، زنا، ذہنی انتشار، پاگل پن، تھیلیسیمیا، ایچ آئی وی، جینیٹک ڈس آرڈرز، ہیپاٹائٹس، کرونک ڈیزیز، ایڈز، خودکشی جیسے امراض و خرافات کا خاتمہ بھی ہو سکتا ہے اور اس کے نتیجے میں اچھی صحت مند، باوقار، غیرت مند، باشعور، پڑھی لکھی، قابل اور دین مزاج کی حامل نسل پیدا ہوگی۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حوالہ جات(References)

1 ابن نجیم، البحر الرائق شرح کنزالدقائق، ج:۳، ص:۸۵

2 ردالمختار، ج:۲، ص:۲۵۸، شرح وقایہ، ج:۲، ص:۲۰، الفقہ علی المذاہب الاربعہ، ج:۴، ص:۲

3 البقرۃ،۰۲:۱۸۷

4 الاعراف،۰۷:۱۸۹

5 النساء،۰۴:۰۱

6 توبہ،۰۷:۷۱

7 روم،:۲۱

8 النساء،۰۴:۰۳

9 نور:۳۲

10 مسلم، کتاب النکاح، حدیث نمبر:03

11 بخاری، حدیث نمبر:5063

12 کنزل العمال، حدیث نمبر:44413

13 البقرۃ،۰۲:۲۲۹

[14] شيباني، كتاب الآثار، ج:1، ص:426، رقم:459

[15] النساء، ۰۴:۰۳

[16] ابن ماجہ، السنن، ج:۲، ص:۷۲۷، رقم الحدیث:۲۱۴۱

[17] ابن ماجہ، السنن، ج:۳، ص:۱۰۸۵، رقم الحدیث:۳۲۶۰

[18] https://www.moh.gov.sa/en/HealthAwareness/Beforemarriage/Pages/default.aspx

[19] Abid

[20] معاز حسن، جنسی تعلقات: اسلام اور جدید سائنس کی روشنی میں، لاہور، دار الکتاب، ۲۰۰۳ء، ص:۳۷۰

[21] جمال بن عبد الرحمن اسماعیل، بدکاریوں کی تبار کاریاں، مترجم: مولانا مشہود احمد، لاہور، مکتبہ رحمانیہ، ۱۴۱۷ھ، ص:۱۴۵

[22] ایضا، ص:۱۴۶

[23] جنسی تعلقات: اسلام اور جدید سائنس کی روشنی میں، ص:۳۷۳۔۳۸۴

[24] سید باچا آغا صاحبزادہ، ڈاکٹر، ایڈز اور دیگر متعدی و مہلک امراض کی وجہ سے فسخ نکاح، (سہ ماہی) المباحث الاسلامیہ، مدیر، سید نصیب علی شاہ، بنوں جامعہ المرکز الاسلامی، ج:۴، شمارہ:۴، ص:۱۱۵

[25] www.beta-jang.com.ph/newsdetailaspx?id176015,(Cited: 27-08-2014

[26] Bittles, Alan, "The Role and Significance of Consanguinity as a DemographicVariable"Population and Development Review (Population Council) 20 (3)1994,P.576

[27] El-Hazmi MAS; Warsy AS,Genetic Disorders among Arab Populations,(SaudiMed J. 1996) P:108-123; Hamidha BM, Magnitude and Spectrumof theproblem,WHO / KSU Workshop on Ethical and Genetic ounselling Issues inRegion, Riyadh 15-16 Nov, 1999.

[28] Dr. Mohsen A.F El-Hazmi, Ethics of genetic counseling-basic concepts andrelevance to Islamic communities, Ann Saudi Med 24 (2) College of MedicineKing SAud University, Riyadh, Saudi Arabia, March-April 2004, PP: 84-92.www.kfshrc.edu.sa/annals

[29] cz_pt_about-genetics-11.gif (368×487) (wordpress.com)

[30] https://dnd.com.pk/5-medical-tests-you-need-to-get-before-marriage/171344

[31] سورۃ الحج، آیت ۷۸

[32] بخاری، الصحیح، کتاب الحدود، باب اقامۃ الحدود والانتقام لحرومات اللہ، حدیث نمبر ۶۷۸۶

[33] ابن خزیمۃ، محمد بن اسحاق، (۲۰۰۲ء) باب استحبان الصوف فی السفر، ج:۲، ص:۹۸۵، المکتب الاسلامی، بیروت لبنان،

[34] بخاری، ابوعبد اللہ محمد بن اسماعیل، (س ن)، صحیح، ج:۷، ص:۱۳۸، رقم الحدیث:۵۷۷۱

[35] ابن نجیم، زین الدین بن ابراہیم، (۱۹۹۹ء)، الاشباہ والنظائر، بیروت، دار الکتب، ص:۱۷

[36] غازی، ڈاکٹر محمود، (۲۰۱۴ء)، قواعد کلیہ اور ان کا آغاز وارتقاء (مع اضافات)، ص:۱۸۱۔۱۱۶، اسلام آباد، شریعہ اکیڈمی بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی

[37] محمد نعمان، (۲۰۱۴ء)، قواعد الفقہ، کراچی، ادارۃ المعارف، ص:۱۰۷

[38] ایضا

[39] احمد بن حنبل، مسند احمد، ج:۲، ص:۳۱۹، رقم الحدیث:۱۶۸۲